REGD No. L. 5254

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۲۹ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ ۵ اخاء ۱۳۳۵ ھش ۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء نمبر ۲۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

(ربوہ ۴ اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

(ربوہ ۴ اکتوبر) حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

مکرم و محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان آجکل درد نقرس کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے یکم اکتوبر سے الشرکۃ الاسلامیہ کے چیئرمین کی حیثیت سے اپنے کام کا چارج لے لیا ہے۔

کراچی ۴ اکتوبر۔ وزیر اطلاعات و نشریات سردار امیر اعظم خاں مغربی پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورے کے بعد آج شام کراچی واپس پہنچ گئے ہیں

نہر سویز کا پرامن حل تلاش کرنے کے لئے دونوں فریقوں کو حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیئے

ماسکو سے نیویارک پہنچنے پر روسی وزیر خارجہ مسٹر شیپلوف کا بیان

نیویارک ۴ اکتوبر۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو شیپلوف کل رات ماسکو سے نیویارک پہنچ گئے۔ سلامتی کونسل میں نہر سویز کے مسئلہ پر کل جو بات چیت شروع ہو رہی ہے۔ اس میں وہ اپنے ملک کی نمائندگی کریں گے۔ نیویارک پہنچنے پر انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں دونوں فریقوں سے کہوں گا کہ وہ نہر سویز کا پرامن حل تلاش کرنے کے لئے حقیقت پسندی سے کام لیں۔ مصر کے وزیر خارجہ جناب محمود فوزی بھی کل نیویارک پہنچ گئے۔ انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ میرا وفد سلامتی کونسل کی بحث اور بات چیت کو کامیاب بنانے کے لئے مقدور بھر کوشش کرے گا۔ بعد میں روسی وزیر خارجہ اور مصری وزیر خارجہ نے باہم ایک طویل ملاقات کی۔ نیز وہ دونوں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہمرشولڈ سے بھی علیحدہ علیحدہ ملے۔

صدر ناصر کی طرف سے ہندوستانی اخباروں میں شائع ہونیوالی خبروں کی تردید

"میری طرف جو بیان منسوب کیا گیا ہے وہ قطعی طور پر غلط ہے"

قاہرہ ۴ اکتوبر۔ مصر کے صدر جمال عبد الناصر نے ہندوستان اور شام کے اخباروں میں شائع ہونے والی ان خبروں کو غلط قرار دیا ہے۔ جن میں ان کی طرف یہ بیان منسوب کیا گیا تھا کہ نہر سویز کا مسئلہ مصر کے لئے اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے جتنا کہ کشمیر کا سوال ہندوستان کے لئے اہم ہے انہوں نے کل ایک بیان میں کہا مصر اور پاکستان کے ماضی میں جو دوستانہ اور برادرانہ تعلقات رہے ہیں، اور جواب تک اسی طرح قائم چلے آرہے ہیں۔ وہ خود ان خبروں کی تردید کے لئے کافی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا یہ بیان قطعی طور پر غلط ہے۔ اور توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔

پاکستان کے لئے ۱۵ لاکھ بشل گندم کی خرید

کراچی ۴ اکتوبر۔ پاکستان نے شمالی امریکہ کی غلہ کی منڈیوں میں ۱۵ لاکھ بشل گیہوں خریدا ہے۔ یہ گیہوں دو ماہ میں ۲۴

مستحقین میں تقسیم کرنے کیلئے ۱۷ ہزار کمبل

ڈھاکہ ۴ اکتوبر۔ پاکستان ریڈ کراس نے مشرقی پاکستان کے مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے کے لئے ریڈ کراس کی صوبائی شاخ کو ۱۷ ہزار کمبل اور اتنی ہی تعداد میں چادریں اور دوائیں وغیرہ مہیا کی ہیں۔

پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف

کوئی فساد نہیں ہوا

کراچی ۴ اکتوبر۔ حکومت پاکستان کے ایک پریس نوٹ میں ٹائمز آف انڈیا کی اس خبر کو قطعاً غلط قرار دیا گیا ہے۔ کہ جیکب آباد لاڑکانہ اور دادو میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں — پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ان اضلاع میں ہی نہیں۔ سارے پاکستان میں کوئی ایسا واقعہ یا حادثہ پیش نہیں آیا ہے کہ جس کا تعلق اقلیتوں سے ہو۔

مسلم لیگ کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۴ اکتوبر۔ کل جناب سردار بہادر خان کی صدارت میں مسلم لیگ کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس میں قومی اسمبلی کے لیگی ممبران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ قومی اسمبلی کے اجلاس ڈھاکہ میں شریک ہوں اور جداگانہ انتخاب کے حق میں ووٹ دیں۔

حم پاکستان پہنچ جائے گا۔ کل وزارت خوراک کے ایک ترجمان نے بتایا کہ غیر ملکی گندم کے آنے سے غلہ کی قیمتیں گرنی شروع ہو گئی ہیں۔

قاعدہ یسرنا القرآن کے انتظام کے متعلق ضروری اعلان

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آئندہ ایک سمجھوتہ کے ماتحت قاعدہ یسرنا القرآن کا کام ملک محمد عبد اللہ صاحب کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی ملکیت کے تمام حقوق میں نے حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم کے ورثاء کو دے دیئے ہیں۔ اس اعلان کے صرف یہ معنے ہیں کہ جو آمد اس قاعدہ سے ہوگی۔ وہ میں ان کے ورثاء کو دونگا۔ یہ نہیں کہ ملک محمد عبد اللہ صاحب سمجھیں کہ معاہدہ میں کوئی تبدیلی ہو گئی۔ بلکہ ان کو حسابات مجھے ہی دینے ہوں گے۔ جب تک ان کا سمجھوتہ پیر منظور محمد صاحب کے ورثاء سے نہ ہو جائے ؛

ضروری اعلان

کھلی چٹھی بنام میاں محمد صاحب نامی ٹریکٹ کی قیمت کے متعلق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کی قیمت اب چھ روپے فی سینکڑہ کی بجائے ۴ روپے فی سینکڑہ کر دی گئی ہے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔ احباب مطلوبہ تعداد کے متعلق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ربوہ کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ راکتوبر ۱۹۵۶ء

عوام سے استصواب رائے

عائلی کمشن کی رپورٹ کے متعلق ایک دینی رکن نے جو اختلافی نوٹ دیا ہے، اور جواب شائع ہو چکا ہے۔ اس میں بعض دیگر ضروری باتوں کے علاوہ مولانا نے فرمایا ہے۔ کہ

"مسائل شریعت میں پبلک سے استصواب رائے اصولاً ناقابل برداشت ہے

پھر اصولی طور پر خالص شرعی مسائل میں پبلک سے استصواب رائے عامہ کا طریقہ شریعت اسلامیہ کے ساتھ استخفاف اور اہانت دین کا معاملہ کرنا ہے، جس کو کسی طرح برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ شریعت اسلامیہ کے مسائل جو محض مہارت فن اور مہارت علم دین سے متعلق ہیں۔ عوام کے ہر کہ و مہ سے حتیٰ کہ بعض متفقہ خارج از اسلام فرقوں کے رہنماؤں سے رائے دریافت کرنا دین میں تحریف کی خطرناک راہ کھولنا ہے۔ ڈاکٹری۔ انجینری۔ وکالت میں بھی جو خالص انسانوں کے غیر الہامی اور عقلی علوم میں کبھی کوئی معقول شخص استصواب رائے عامہ کو گوارا نہیں کر سکتا۔ تو اللہ کی الہامی کتاب اور قوانین وحی میں استصواب رائے عامہ کی گنجائش نکالنا غیرت دینی اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔"

اصولاً یہ بات بالکل درست ہے۔ کہ شرعی مسائل میں پبلک سے استصواب رائے عامہ صحیح نہیں ہے۔ شرعی مسائل میں ماہرین شریعت ہی کی رائے صحیح ہو سکتی ہے۔ عوام کی رائے درست نہیں ہو سکتی۔ البتہ جہاں بعض واقعات کا تعین کرنا پیش نظر ہو صحیح حالات معلوم کرنے کے لئے عوام کی رائے لینا مفید ہو سکتا ہے۔ لیکن ان واقعات کی بناء پر شرعی رائے قائم کرنا صرف ماہرین فن کا کام ہے۔ ان کی رائے معلوم کرنے کے لئے استصواب ضروری ہے۔

اس ضمن میں ہم مولانا سے اس بات میں متفق نہیں ہیں۔ کہ آپ کے مزعومہ بعض متفقہ خارج از اسلام فرقوں کے رہنماؤں سے رائے نہیں لینی چاہیے تھی۔ یہ فیصلہ کرنا کہ کونسا فرقہ اسلام سے خارج از اسلام ہے نہ صرف ناممکن ہے، بلکہ مسلمانوں میں باہم منافرت پیدا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتا ہے، اور اس طرح نہ صرف پاکستان کو بلکہ تمام اسلامی دنیا کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ہر فرقہ صرف اپنے آپ کو صحیح اسلام پر سمجھتا ہے۔ اور باقی تمام فرقوں کو غلطی پر خیال کرتا ہے۔ جہاں تک عقائد کے اختلاف کا تعلق ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ ایسے اختلافات موجود ہیں۔ لیکن سیاسی سطح پر ان میں سے کسی ایک فرقہ یا زیادہ فرقوں سے امتیازی سلوک کرنا مسلمانوں کی قوت کو توڑنا اور اسلامی دنیا کے شیرازہ کو منتشر کرنا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی واضح کر چکے ہیں۔ اسلام اور جمہوریت میں بھی یہ جائز نہیں ہے۔ کہ جو شخص اپنے آپ کو کسی دین کا پیرو بیان کرتا ہو۔ اس کو اس دین پر نہیں بلکہ اس سے منحرف قرار دیا جائے۔ ایک مدت سے مسلمان اسی بنیادی غلطی کی وجہ سے سخت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ اور بجائے اپنی اپنی جگہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرنے کے باہم دست و گریباں ہو کر اپنی قوتیں اور اوقات ضائع کرتے چلے آئے ہیں۔

علماء میں رائے اور عقیدہ کے اختلافات ہمیشہ سے چلے آئے ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔ ایک عالم اپنے طور پر خواہ دوسرے کو کتنا بھی دور از اسلام سمجھتا ہو۔ سیاسی لحاظ سے اس کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسے خارج از اسلام قرار دے کر ان سیاسی حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کرے۔ جو شریعت اسلامیہ ایک مسلمان کے لئے مقرر کرتی ہے۔ اس لحاظ سے کسی فرقہ کو متفقہ طور پر خارج از اسلام خیال کرنا قانون کی نظر میں سخت غلطی ہے۔ اس غلطی سے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ مسلمانوں نے ماضی میں سخت نقصان اٹھائے ہیں۔ اور جس قدر جلد ہو سکے۔ ہمیں اس غلطی سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ ہم مولانا سے اس امر میں متفق ہیں۔ کہ شرعی مسائل میں ماہرین شریعت کی رائے ہی درست ہو سکتی ہے۔ ایسے معاملات میں رائے عامہ سے استصواب چنداں مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نقصان دہ ہے۔ اسی کلیہ کے پیش نظر یہ کہنا اور بھی صحیح ہے۔ کہ عقائد کے متعلق عوام کی رائے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ عوام تو کیا علماء کی رائے بھی اس معاملہ میں کوئی وقعت نہیں رکھ سکتی۔ عقائد کا تعلق دل سے ہوتا ہے۔ اور ہر انسان اس معاملہ میں صرف اللہ تعالےٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ کسی انسان کے سامنے خواہ وہ کتنا ہی ماہر علوم دینیہ ہو۔ جواب دہ نہیں ہے، اس لئے جو شخص اپنے آپ کو کسی دین کا پیرو کہتا ہے۔ قانوناً ہمیں اس کا وہی دین تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کی تردید کرنا ہمارا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ ہی قیامت کو فیصلہ کرے گا۔ کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں

ایک بھارتی معاصر کا نوٹ

"اپنوں کی درندگی:۔ ۲ر ستمبر ہندوستانی روزناموں کی بعض سرخیاں:۔
ہندوستانی ریلوں کی تاریخ میں دوسرا سب سے بڑا ہولناک حادثہ۔
حیدر آباد سے ۶۰ میل پر یوسانی ندی کا پل ٹوٹ گیا۔
اندھیری رات اور موسلا دھار بارش میں ریل گاڑی کے گرنے کا حادثہ
دو ڈبے بالکل چکنا چور اور سینکڑوں انسان نذر اجل۔
پوری ریاست میں سوگ۔ نعشوں پر نعشیں نکل رہی ہیں۔
اور ان سرخیوں اور ان سے بڑھ کر ہولناک اور اشک آور تفصیلات کے درمیان خبر کی ایک یہ تفصیل بھی کہ:۔

• نعشیں زیادہ تر برہنہ ہی نظر آئیں۔ دریافت سے پتہ چلا کہ حادثہ کے بعد ہی گاؤں کے بدمعاش نعشوں اور سامان پر ٹوٹ پڑے۔ اور نعشوں پر سے کپڑے بھی کھینچ لے گئے۔ پولیس کو اطلاع تو کئی گھنٹوں کے بعد ملی"

اب فرمائیے ایسی شقاوت سرشت قوم جسے عین عبرت کے موقعہ پر ڈکیتی اور نعشوں کی بے حرمتی کی سوجھے۔ اس سے بھی بڑھ کر کسی عذاب کی مستحق ہے یا نہیں؟"

یہ بات صرف بھارت کے لئے ہی درست نہیں۔ بلکہ تمام برصغیر ہند پر یکساں طور پر چسپاں ہوتی ہے۔ ایسے واقعات سیلابوں اور زلزلوں میں اکثر یہاں ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض وقت سنا گیا ہے۔ کہ ایک مصیبت زدہ کو مصیبت سے نکالنے کی بجائے اس کا مال ہتھیانے کے لئے اسے جان سے بھی مار دیا گیا ہے۔

یہ ہمارے کردار پر ایک ایسا دھبہ ہے۔ کہ جس کی نظیر دنیا میں شاید ہی ملتی ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری اخلاقی پستی کس حد تک پہنچ چکی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام لوگ ایسے نہیں ہیں۔ لیکن ایسے واقعات کا پیش آنا ہماری سوسائٹی ہی کی خرابی پر دلالت کرتا ہے۔ غنڈے ہر سوسائٹی میں ہوتے ہیں۔ لیکن اخلاقی طور پر بلند سوسائٹی میں غنڈے بھی کھلم کھلا ایسے افعال کے مرتکب نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر سوسائٹی کا اجتماعی اخلاق پست ہو جائے۔ تو غنڈہ پن بھی ابھر آتا ہے۔

طالبات جامعہ نصرت کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ گہری عقیدت اور وابستگی کا اظہار

آج ۳ر اکتوبر ۱۹۵۶ء کو طالبات جامعہ نصرت کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترمہ پرنسپل صاحبہ نے برکات خلافت اور ضرورت خلافت کی اہمیت پر مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور متفقہ طور پر یہ قرار داد منظور کی گئی۔

تمام طالبات و لیڈی لیکچررز کا یہ ہنگامی اجلاس متفقہ طور پر خلافت حقہ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجلاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور یقین دلاتا ہے۔ کہ کسی مفسدہ پرداز کی قابل نفرین حرکات ہمارے ایمان اور ہماری لازوال عقیدت کو جو ہمیں حضور کے وجود باجود سے ہے۔ متزلزل نہیں کر سکتیں۔ ہم خلافت اور نظام سلسلہ کی حفاظت کو جزو ایمان سمجھتی ہیں۔ اور اپنے اس فرض حفاظت کی ادائیگی میں اپنی جان و مال اور وقت کو قربان کرنا باعث فخر خیال کرتی ہیں۔ ہم بحضور قلب دعا گو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ و مصئون رکھے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت و سلامتی سے طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ ہیڈ گرل جامعہ نصرت ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ ۵ / اکتوبر ۱۹۵۶ء

خلافت کی اہمیت اور اسکی برکات

از مکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مقیم ڈھاکہ

منافقین نے حال ہی میں خلافت کے مقام کو گرانے کے لئے جو سازش کی اس کا سدِّ باب جس رنگ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا اس کا نتیجہ تو دوستوں کے سامنے آ رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خلافت کے مقام کو جماعت کے سامنے مختلف طریقوں سے بیان کیا جاوے۔ تاکہ اس کی برکات اور اہمیت کو احباب سمجھیں بہت سا فساد تو اس مقام کو نہ سمجھنے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ خصوصیت سے مصلح موعود کے متعلق مضامین اخباروں میں آنے چاہئیں طبعی طور پر انسان اس نعمت کی قدر نہیں کرتا جو اس کے پاس موجود ہو۔ لیکن جن لوگوں نے اس نعمت کو نہیں پایا۔ ان کی عمریں اسی حسرت میں گزر گئیں کہ کاش وہ زمانہ جس کے بارہ میں پہلے سے خبریں دی گئی تھیں وہ بھی پاتے۔ مصلح موعود چونکہ ہمارے درمیان موجود ہے۔ اس لئے ہم میں سے بعض ایسے ہیں۔ جو کہ اس وجود کی وہ قدر نہیں کر رہے۔ جو کہ کرنی چاہیئے آج ہم اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ اور بہت حسرت سے کہتے ہیں کہ کاش ہم بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا آپ کے خلفاء کے زمانہ میں ہوتے۔ اور ہر اس شخص کو جس نے کہ اس زمانہ میں فتنہ پیدا کیا اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لیکن تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ منافقین حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے۔ اس کے بعد حضور کے خلفاء کے زمانہ میں بھی تھے۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد انہوں نے اتنا زور پکڑ لیا۔ کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جام شہادت پینا پڑا۔ اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے۔ اگر زمانہ کی تاریخ کا مطالعہ توجہ کے ساتھ کیا جاوے تو پتہ لگے گا۔ کہ حضرت امام حسین کی شہادت بھی اسی لڑی کا ایک حصہ تھی۔ کیونکہ یزید قبیح سے قبیح کام کرنے سے بھی احتراز نہ کرتا تھا

اس کے بعد تلوار ایسی نکلی کہ پھر بند نہ ہوئی۔ اور اس نے خلافت کا خاتمہ کر دیا۔ بعد ازاں اسلام میں بادشاہ تو پیدا ہوئے۔ لیکن خلافت کی برکات ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئیں صدیوں تک یہ حال رہا۔ مسلمانوں کے حالات نہ صرف روحانی طور پر بد سے بدتر ہوتے گئے بلکہ ان کا دنیاوی اقتدار بھی آہستہ آہستہ جاتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آ گیا کہ اکثر مسلمان ممالک غیر مسلموں کے قبضہ میں آ گئے۔ اور جہاں جہاں ان کی حکومت رہی بھی۔ وہاں بھی غلاموں کی طرح رہتے تھے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی غیرت ایک بار پھر جوش میں آئی۔ اور ایک بار پھر خدا نے ملائکہ سے کہا انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا جو خوش قسمت تھے انہوں نے حضور کو قبول کیا۔ لیکن بہت سے ایسے تھے جنہوں نے اس نور کو جو تیرہ سو سال کے بعد نازل ہوا نہ صرف قبول نہ کیا بلکہ اس کو ہر رنگ میں بجھانے کی کوشش کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے پہلے قدرت ثانیہ کی بشارت دی۔ اور جماعت کو بتایا کہ میرا جانا ہی بہتر ہے کیونکہ میرے جانے کے بعد ہی قدرت ثانیہ آوے گی۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے اپنا خلیفہ الحاج حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا۔ حضور چھ برس خلیفہ رہے۔ اس دوران میں جماعت کے ایک حصہ نے خلافت کے خلاف بہت سی سازشیں کیں اور انتہائی کوشش کی کہ خلیفہ کو انجمن کا تابع بنا دیں اور جب اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو انہوں نے حضور کو معزول بھی کرنا چاہا۔ مگر ان لوگوں کو حضور نے ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر یہ لوگ حضور کی وفات کا انتظار کرنے لگے اور اور جب حضور کی بیماری بڑھ گئی تو جماعت کو دھوکہ دے کر خلافت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کی سازش کی۔ اللہ تعالیٰ چونکہ خلافت کو جماعت میں رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے ان لوگوں کی کوششوں کے باوجود جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آپ کی وفات کے بعد اپنا خلیفہ بنا لیا۔ اس وقت جماعت کی کیا حالت تھی۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اپنے آپ کو جماعت کا اکابر سمجھنے والے مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ لاہور چلے گئے۔ اور نہ صرف خود گئے بلکہ جماعت کا لٹریچر اور خزانہ وغیرہ بھی ساتھ لے گئے۔ اور جاتے وقت قادیان کی عمارات کے بارے میں کہا کہ اب وہاں الّو بولیں گے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جو کہ سورۂ نور میں مومنوں سے کیا تھا۔ یہ ثابت کر دیا کہ جس کو وہ خلیفہ بناتا ہے۔ اس کے ہاتھوں سے نہ صرف دین کو وہ مستحکم کرتا ہے۔ بلکہ مومنوں کو بھی وہ خوف کے بعد امن دیتا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جماعت جس کے بارہ میں انہوں نے کہا تھا اس کا مرکز عیسائیوں کے قبضہ میں آ جائے گا۔ اس کے مشن تقریباً ہر ایک عیسائی ملک میں ہیں۔ اور آہستہ آہستہ وہ لوگ جو اسلام سے استہزا کرتے تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ حضور کی غلامی میں شامل ہو رہے ہیں اور حضور پر درود بھیجتے ہیں۔ یہ ترقی کس کے ذریعہ سے ہوئی۔ اسی شخص کے ذریعہ سے جس کو اس وقت کے بڑے بچہ کہا کرتے تھے۔ اس بچے کا جو مقام ہے وہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ سے چھپا ہوا نہ تھا وہ اٹھتے بیٹھتے لوگوں کے سامنے ذکر کرتے تھے۔ اور خود احترام کر کے دکھاتے تھے۔ کہ ان کے دل میں اس کی کیا عزت ہے۔ پچھلے چالیس برس میں جماعت پر ایسے کئی ابتلاء آئے کہ دشمن کیا دوست بھی یہی خیال کرتے تھے کہ اب یہ جماعت ہلاک ہو جائے گی۔ پہلا ابتلاء عظیم تو وہی تھا جبکہ ایک مٹھی بھر جماعت کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اور اکابر کہلانے والے ان سے جا ملے۔ انہوں نے خلافت سے انکار کیا مگر خدا نے اپنی خاص نصرت سے جماعت کو پراگندگی سے بچا لیا۔ اس کے بعد بہائیوں کا فتنہ۔ اور پھر مستریوں کا فتنہ۔ یہ تینوں فتنے اندرونی تھے۔ پھر اس کے بعد احرار کا فتنہ ہوا۔ یہ بیرونی فتنہ تھا۔ اس میں بھی سب کو یہ خیال ہوا۔ کہ اب جماعت اس سے بچ نہ سکے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اس کے امام کے ذریعہ سے پہلے سے بشارت دی۔ کہ خدا اس جماعت کو محفوظ رکھے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اس کے بعد وہ انقلاب ہوا۔ جس سے قادیان کو چھوڑنا پڑا۔ اور نہ صرف یہ کہ جماعت کا مرکز اس سے چھن گیا۔ بلکہ جماعت کی اقتصادی حالت بھی بہت خراب ہو گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے نہ صرف خوف کو امن سے بدل دیا۔ بلکہ ایک نئے مرکز کی بنیاد ڈلوائی۔ اور چند سال میں ایک ایسی جگہ جہاں دن کے وقت لوگ جاتے ہوئے ڈرتے تھے۔ ایک شہر آباد ہو گیا۔ اور وہ جماعت جو پراگندہ ہو گئی تھی۔ وہ پھر اکٹھی ہو گئی۔ ابھی ہجرت سے جو نقصان پہنچا تھا۔ اس سے جماعت کو سر اٹھانے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ کہ احرار نے پھر ایک بار سر اٹھایا۔ اور ایک محشر بپا کر دیا۔ اس وقت بڑے بڑے بہادروں کے دل منہ کو آ رہے تھے۔ لیکن ہمارا خلیفہ چٹان کی طرح مضبوط تھا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس سازش کو بھی ختم کیا۔ آپ تاریخ کی ورق گردانی کر جائیے۔ اور پھر دیکھیں۔ کہ کتنی مثالیں ایسی ہیں۔ کہ جہاں کسی نے اس قسم کی قیادت کی ہو۔ اس شخص نے جس نے اس سلسلہ کی خدمت میں اپنی جوانی لٹائی۔ پھر ادھیڑ عمر گذری اور پھر بڑھاپا آ گیا۔ اور اس کام میں اپنا اتنا وقت دیا کہ ماہر طب حیران ہیں۔ کہ ایسا کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس کو اگر کوئی کہے۔ کہ بڈھا ہو گیا ہے۔ اس لئے کوئی اور خلیفہ ہونا چاہیئے۔ اس پر سوائے اس کے کہ ہم اس بدقسمت پر افسوس کریں۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ منافق اپنی حرکات میں بہت ہوشیار ہوتا ہے۔ لیکن مومن کو بھی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور ملتا ہے۔ اس لئے افسوس ہے ان پر جنہوں نے ان کی باتوں کو سنا۔ اور ان لوگوں پر ناپسندیدگی کا اظہار نہ کیا۔ اور اپنے آقا کی پریشانی کا موجب بنے۔ اس شخص کا کیا مقام ہے اس کا اندازہ کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس کے مقام پر روشنی ڈالنے کے لئے میں اللہ تعالیٰ کے کلام ہی کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:-

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اس کے مطابق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور

تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں سے بھاگ جاوے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان لاتے۔ اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے۔ اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ اور زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔ اور وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئیگا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا"۔

اللہ اللہ کس قدر عظیم الشان کلام ہے۔ اور کس قدر وضاحت کے ساتھ پسر موعود کے مقام کو بیان کیا ہے۔ ایک مومن کے لئے تو ایک کلمہ ہی بہت کافی ہوتا ہے۔ اگر اس سلسلہ الہامات کو پڑھ کر بھی کسی کے دل کو تسلی نہیں ہوتی۔ وہ سمجھ لے کہ اس کی آنکھ اندھی ہے۔ اور وہ اس قابل نہیں۔ کہ اس نور کو دیکھ سکے۔ چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد اس پیشگوئی کو پڑھے۔ جس نے پہلے پڑھی ہے۔ وہ پھر پڑھے۔ اور بار بار پڑھے۔ اور اس کے معانی کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرے۔ کہ اس نے اس موعود خلیفہ کے زمانہ میں پیدا کیا۔ کہ جس کی خبر پہلے نبیوں نے دی پھر سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی۔ اور پھر بزرگانِ سلف نے دی۔ بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی۔ جو شخص یہ سب کچھ دیکھ کر منافقین کی بات پر کان دھرتا ہے۔ اس کی بدقسمتی پر افسوس ہے۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۹ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ یریدون ان یطفئوا نورک۔ یریدون ان یتخطفوا عرضک۔ انی معک و مع اھلک یعنی یہ لوگ چاہیں گے۔ کہ تیرے نور کو بجھا دیں۔ وہ تیری ہتک کرنا چاہیں گے۔ مگر میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت تو پوری ہو کر رہے گی۔ مگر مبارک ہیں وہ جو اس عظیم الشان موعود خلیفہ کا آخری وقت تک ساتھ دیں گے۔

خریداران خلافت نمبر

احباب کی طرف سے خلافت نمبر کی خریداری کے سلسلہ میں مزید آرڈر وصول ہو رہے ہیں۔ اس لئے خلافت نمبر کو دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے مضامین کے لحاظ سے اسکی اہمیت سب احباب پر واضح ہے۔ بنا بریں درخواست ہے۔ کہ احباب یا مجالس فوری طور پر اپنے آرڈر ریزرو کرالیں۔ اور قیمتیں دفتر میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

حضرت خلیفہ اول رضؓ کی زندگی کے آخری ایام

بڑھاپے۔ بیماری اور ضعف کا غلبہ

(از مکرم عبدالباسط صاحب مولوی فاضل جامعۃ المبشرین ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بعض لوگ یہ کہہ کر جماعت کو خلیفہ برحق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے برگشتہ کرتے تھے۔ کہ "خلیفہ نوعمر و ناتجربہ کار ہے۔ حضور کی خلافت پر آج بیالیس سال کا لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ دوست دشمن بچشم خود دیکھ چکے ہیں۔ کہ جماعت نے حضور ایدہ اللہ الودود کی کامیاب قیادت میں کتنی ترقی کی اور کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ لیکن اب جبکہ حضور بڑھاپے کے زمانہ میں سے گزر رہے ہیں۔ ایک گروہ یہ کہنے لگ گیا ہے۔ کہ "خلیفہ بوڑھا ہو چکا ہے۔ اور جماعت کو (نعوذ باللہ) نیا خلیفہ منتخب کرنا چاہیئے۔" جس طرح دنیا نے پہلا غلط خیال رکھنے والوں کا انجام اور حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقبال مندی کا نظارہ دیکھا۔ اسی طرح دنیا دیکھ لے گی۔ کہ موجودہ منافقین بھی اپنے مذموم مقاصد میں ناکام رہیں گے۔ ہمارا فتح نصیب خلیفہ جس کو خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید حاصل ہے۔ اب بھی اپنی جوانی اور صحت کے ایام کی طرح اسلام و احمدیت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہے۔ معترضین کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے آخری ایام یاد نہیں رہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یا تو انہیں اس بات کو تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنے بڑھاپے اور ضعف کی وجہ سے واجب الاطاعت خلیفہ نہ رہے تھے۔ اور یا پھر یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ان کا یہ اعتراض شیطانی خیال ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتخاب سے گیارہ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی ایک بیماری کے وقت فرمایا۔ "مولوی صاحب کا سن اب انحطاط کا ہے۔ اس لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ گویا پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے۔ زندگی اور موت تو اللہ تعالےٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ لیکن انسان کو یہ بھی مناسب نہیں کہ وہ اسباب کی رعایت نہ رکھے۔"

(الحکم ۱۳ اگست ۱۸۹۸ء)

اگر معترضین کا مندرجہ بالا خیال درست ہے۔ کہ بڑھاپا خلافت کے نااہل کر دیتا ہے۔ تو ان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا انتخاب سے گیارہ سال قبل "انحطاط کا سن" تھا۔ اور ایسی صورت میں بزعم معترضین آپ خلیفہ ہی نہ بن سکتے تھے۔ خلیفہ منتخب ہونے کے بعد بھی آپ پر بعض ایسے مراحل آئے۔ اور آپ ایسی شدید بیماریوں سے دوچار ہوئے۔ کہ بعض اوقات آپ بول بھی نہ سکتے تھے۔ اور سہارے کے باوجود بیٹھ بھی نہ سکتے تھے۔ ذیل میں آپ کی صحت کے متعلق اس زمانہ کے اخبار سے چند حوالجات درج کئے جاتے ہیں۔

نومبر ۱۹۱۰ء میں آپ گھوڑی سے گرے تو آپ کو ایک سخت چوٹ آنکھ کے اوپر کی طرف اور کچھ حصہ پیشانی پر آئی۔ اسہال وغیرہ بعض بیماریوں کی وجہ سے آپ پہلے ہی کمزور ہو رہے تھے۔ پھر ان پر ایسی شدید چوٹیں اور ایسا سخت صدمہ بہت دنوں تک ضعف اور طرح طرح کی پیچیدگیوں سے جو اس مرض میں پیدا ہوتی گئیں۔ آپ نے بہت تکلیف اٹھائی....

(ریویو آف ریلیجنز دسمبر ۱۹۱۰ء)

"اس چوٹ سے ایک سال بعد کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آج سے آپ کی تکلیف بڑھنی شروع ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی شدید بخار شروع ہو گیا۔........"

(الحکم ۲۱ر جون ۱۹۱۱ء)

الحکم ۷/۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء میں آپ کی صحت کے متعلق یہ الفاظ شائع ہوئے۔

"ضعف بہت ہے۔ نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں اور سجدہ نہیں کر سکتے۔"

مولوی ابو محمد عبدالحق حقانی نے جارج پنجم کے دربار دہلی کے موقعہ پر حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی علماء کے وفد میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اور لکھا کہ "زمرہ علماء پر احسان" اور "علم کی عزت کے قیام" کے لئے آپ اس وفد میں شرکت منظور فرمائیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دعوت کا اپنی کمزوری و بیماری کی وجہ سے بدیں الفاظ انکار فرمایا۔ "مکرم و معظم مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ خاکسار ایک ضعیف ضعیف العمر اس پر علیل ہے۔ گھوڑے سے گرا تھا۔ اب تک زخم باقی ہے...... خاکسار ۸ر نومبر سے علیل ہے۔ اس لئے سفر کے قابل نہیں۔"

۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء

اس خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ایک سال سے زائد عرصہ گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے علیل رہے۔ اور ضعف کا یہ عالم تھا۔ کہ آپ قادیان سے دہلی تک کا سفر کرنے کی طاقت بھی نہ رکھتے تھے اس زخم کی تکلیف کے بعد بھی آپ متعدد بیماریوں کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا رہے۔ چنانچہ ۱۸ر فروری ۱۹۱۲ء کے الحکم میں آپکی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ شائع ہوئی:

(باقی صفحہ ۷ پر)

مسئلہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس ربوہ)

(۲)

مصلح موعود حضرت مسیح موعود کے خلیفہ ہونگے

یہ امر کہ مصلح موعود کون ہے؟ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے یہی ہے کہ مصلح موعود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں حضرت اقدس سبز اشتہار میں فرماتے ہیں

"بشیر مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا"

(سبز اشتہار صلا حاشیہ)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر ثانی اور محمود کس کے نام رکھے اور ان کا مصداق کسے سمجھا حضور اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص۳۶ میں فرماتے ہیں:

" تب خدا تعالٰے نے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے "دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالٰے کے وعدے کے موافق میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدہ کا ٹلنا ناممکن ہے۔ یہ عبارت سبز اشتہار کے صک کی ہے جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالٰے زندہ موجود ہے اور سترہویں سال میں ہے۔"

پس مصلح موعود جس نے نو سال کی میعاد کے اندر پیدا ہونا تھا اور جس کا نام محمود اور بشیر ثانی الہام میں بتایا گیا تھا حضور فرماتے ہیں کہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو جو لڑکا پیدا ہوا اس کا نام اس پیشگوئی کے مطابق محمود رکھا گیا اور وہ حقیقۃ الوحی کے لکھنے کے وقت سترہ سال کا ہے۔ اور غیر مبایعین خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سوا حضور نے اپنے کسی لڑکے کا نام محمود یا بشیر ثانی نہیں رکھا۔ اسلئے یہ یقینی طور پر ثابت ہے کہ مصلح موعود جس کا دوسرا نام بشیر ثانی اور تیسرا نام محمود تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں

اور مصلح موعود کے خلیفہ ہونیکے متعلق بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد سبز اشتہار میں موجود ہے۔ حضور خدا تعالٰے کے انزال رحمت اور روحانی برکت بخشنے کے دو طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں"

پھر فرماتے ہیں:-

"اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالٰے دوسرا بشیر بھیجیگا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالٰے نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء"

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۵، ۱۷)

پس سبز اشتہار کے حاشیہ صلا کی یہ عبارت صاف بتاتی ہے کہ "محمود" اور "بشیر ثانی" کے ذریعہ دوسری قسم کی رحمت کی تکمیل ہونی تھی۔ اور دوسری قسم کی رحمت کی جو تفصیل حضرت اقدس نے بیان فرمائی ہے اس کی رو سے یا تو آپ کو رسول و نبی ہونا چاہیئے تھا یا امام و ولی اور خلیفہ۔ اللہ تعالٰے نے آپ کو خلیفہ اور امام اور ولی بنا کر دوسری قسم رحمت کی تکمیل کی۔

یہ ایک حوالہ ایسا ہے جس سے غیر مبائعین کا باطل ہونا یقینی طور پر ثابت ہے اگر وہ کہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی خلیفہ نہیں ہونا چاہیئے۔ تو یہ بھی حضرت اقدس کے مذکورہ بالا قول کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ اللہ تعالٰے اسے خلیفہ بنائیگا اگر کہیں کہ ہم انہیں اسلئے خلیفہ نہیں مانتے کہ ان کے عقائد درست نہیں وہ صراط مستقیم پر قائم نہیں تو اس کا جواب بھی اس میں موجود ہے کیونکہ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ وہ اسلئے خلیفہ یا امام ہوں گے کہ تا لوگ آپ کی اقتداء اور ہدایت سے راہ راست پر آئیں۔ اور آپ کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ پھر الہام میں آپ کا ایک نام فضل عمر رکھا گیا ہے جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ

حضرت عمرؓ کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ ہوں گے۔

(۲) نیز آپ فرماتے ہیں

" اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ خدا اس کی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا۔ جو اس کا جانشین ہوگا۔ اور دین اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص۳۱۲)

اس عبارت میں بھی پسر موعود جس کے متعلق حضور کی پیشگوئیوں میں ذکر آچکا ہے حضور نے فرمایا کہ وہ مسیح موعود کا یعنی میرا جانشین ہوگا۔

(۳) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بنا پر تحریر فرماتے ہیں۔

" ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفاءہ الی ارض دمشق

(حمامۃ البشریٰ ص۳۷)

پھر مسیح موعود خود یا آپ کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود دمشق نہیں گئے تھے اور نہ ہی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دمشق گئے لیکن حضرت مصلح موعود فضل عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام . . . . کے خلیفہ ہونے کی حیثیت میں پہلی بار ۱۹۲۴ء میں اور دوسری بار گذشتہ سال ۱۹۵۵ء میں دمشق میں نزول فرما ہوئے۔ اور آپ کے دمشق تشریف لے جانے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی دمشق اور دیگر بلاد شام و فلسطین میں اشاعت ہوئی اس عبارت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ انجمن آپ کی خلیفہ نہیں ہوگی۔ بلکہ شخصی خلافت ہوگی۔ جو آپ کے خلیفہ ہونے کی حیثیت سے دمشق جائے گا۔ اور اس کا دمشق میں جانا ایسا ہوگا جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے۔ اور اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دمشق میں نازل ہونگے کیونکہ نزیل مسافر کو کہتے ہیں جو ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتا ہے۔

۴۔ پھر حضرت مصلح موعود کے خلیفہ برحق ہونے اور "فضل عمر" ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جیسے اسلام کی اشاعت اور غلبہ مختلف ممالک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود [illegible] فضل عمر بھی

رکھا گیا۔ جس میں یہ اشارہ تھا کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ہونگے اللہ تعالٰے نے آپ کے متعلق فرمایا۔ کہ

"زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"

یہ الہام ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج ہے اور اسی اشتہار میں مصلح موعود کے متعلق الہامات درج کرنے کے بعد جو الہامات لکھے ہیں۔ ان میں یہ الہام بھی ہے۔

" تیری ذرّیت منقطع نہیں ہوگی۔ اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور **تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"**

یہ دونو الہام کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور یہ کہ خدا تعالٰے تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا صاف طور پر اشارہ کر رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک حضرت مصلح موعود کی خلافت کے زمانہ میں پہنچیگی اور بیک وقت دونو پیشگوئیاں پوری ہوں گی۔ کیونکہ جب آپ کے عہد خلافت میں مسیح موعود کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچیگی تو لازمی طور پر آپ کی شہرت بھی زمین کے کناروں تک پھیلے گی واقعات نے ان دونو پیشگوئیوں کی صداقت ایسے رنگ میں ظاہر کر دی ہے کہ سوائے حاسدوں اور امر حق کا عمداً انکار کرنیوالوں کے اور کوئی ان کی صداقت کا انکار نہیں کر سکتا۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود ہونا اور پھر آپ کی تحریرات اور الہامات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی مندرجہ صحیح مسلم حسب تعبیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کی خلافت روز روشن کی طرح ظاہر ہے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانۂ خلافت میں مخالفین احمدیت کہتے تھے کہ آپ کے وجود سے جماعت قائم ہے۔ آپ کے بعد یہ جماعت قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن اللہ تعالٰے نے آپ کی وفات کے بعد جماعت کی باگ ڈور حضرت مصلح موعود فضل عمر کے ہاتھ میں دی اور ان لوگوں کو بھی جماعت سے علیحدہ کر دیا۔ جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ جماعت کی روح رواں ہیں اور انہی کے سہارے جماعت قائم ہے اور غیر مبائعین نے آپ کے خلاف تبلیغی محاذ قائم کر لیا لیکن آپ کو اللہ تعالٰے نے ابتدائی ایام خلافت میں الہاماً فرمایا۔ لیمزقنھم کہ اللہ تعالٰے ان غیر مبائعین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا اور ان کی طاقت دن بدن کمزور ہوتی چلی جائیگی چنانچہ اللہ تعالٰے کا یہ الہام پورا (باقی ص۸ پر)

وصولی کا ہفتہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

گذشتہ سال مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ سال میں دو ہفتے چندہ تحریک جدید کی وصولی کے لئے مقرر کئے جائیں تاکہ وصولی کا کام تسلی بخش صورت میں ہو سکے مجھے خوشی ہے کہ اس سال مجالس خدام الاحمدیہ نے اس طرف خاص توجہ دی ہے۔ اور مقامی عہدہ داران کے ساتھ اس سلسلہ میں تعاون کیا ہے مزید کوشش کیلئے ۷ اکتوبر لغایت ۱۴ اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں۔ ان ایام میں خاص طور پر وصولی کی کوشش کی جائے۔ بارسوخ ممبران پر مشتمل وفد بنا کر فرداً فرداً ہر شخص کو چندہ کی ادائیگی کی تلقین کی جائے بمسلسل نادہندگان کو مناسب طریق پر سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ اگر اس پر بھی کامیابی نہ ہو تو ان کی رپورٹ مرکز میں بھجوائی جائے چونکہ تحریک جدید کا مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ان تاریخوں میں خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

باندھی (سندھ) میں جلسہ برکات خلافت

مورخہ ۲۸/۹/۶۶ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ باندھی کے زیر اہتمام جلسہ عام برکات خلافت پر کیا گیا تلاوت نظم کے بعد مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب نے تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک عہد میں بیرونی ممالک میں احمدیت کے تبلیغی مراکز اور وہاں جماعت کی تبلیغی کوششوں کو بیان کیا ان کے بعد مکرم حاجی عبد الرحمٰن صاحب رئیس باندھی نے تقریر فرمائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب الوصیت سے نظام خلافت پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ آپ نے انجمن کو نہیں بلکہ خلافت حقہ کو ہی قدرت ثانیہ قرار دیا ہے

ان کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے نہایت قلیل عرصہ میں اسلام کو خارق عادت رنگ میں ترقی دی۔ اور معلوم دنیا میں اسلام کی فتوحات کا جھنڈا لہرا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق خلافت حقہ قائم کی اور منکرین خلافت کو اپنی تمام کوششوں میں ناکام کر کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو غیر معمولی اور خارق عادت کامیابی عطا فرما کر بتا دیا کہ خلافت کے نظام کو اللہ تعالیٰ دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا زبردست ہاتھ ہے جو اس کو کامیاب کر رہا ہے۔ بالآخر جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد باندھی ضلع نواب شاہ (سندھ)

جماعتہائے حیدر آباد ڈویژن کی اطلاع کیلئے

ڈویژنل امیر کے انتخاب کے لئے امراء و صدر صاحبان مقامی کی میٹنگ عنقریب میرپور خاص میں بلائی جا رہی ہے۔ تاریخ کی اطلاع انشاء اللہ بعد میں کر دی جائے گی۔ دوست التزام سے شریک اجلاس ہوں

احمد دین امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد ڈویژن

دعائے نعم البدل

میرے ایک مخلص نئے احمدی دوست غلام محمد صاحب کا بچہ وحید بعمر ۲ سال فوت ہو گیا ہے۔ ان کا یہی اکلوتا فرزند تھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس نئے احمدی دوست کو استقامت اور صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

زاہد ارشد ٹھٹھہ سندر اللہ (جھنگ)

جماعت احمدیہ پینگاڈی (مالابار) کی طرف سے

حضور ایدہ اللہ سے عقیدت کا اظہار

مورخہ ۵؍۸ کو بعد نماز جمعہ انجمن احمدیہ پینگاڈی (مالابار) کا ایک غیر معمولی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوا:

"ہم ممبران جماعت احمدیہ پینگاڈی بصمیم قلب یقین رکھتے ہیں کہ حضور ہی خلیفہ برحق اور مصلح موعود ہیں۔ اور حضور کی خدمت میں ہم یہ پختہ عہد دہراتے ہیں کہ ہم حضور کے ہر حکم کے فرمانبردار ہیں اور رہیں گے اور اسی عہد اطاعت کے ساتھ جینا اور مرنا ہم اپنی سعادت یقین کرتے ہیں اور ہم بدل دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی عمر صحت کاملہ کے ساتھ عطا فرمائے۔"

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پینگاڈی (مالابار)

مسجد جرمنی اور تاقیامت دعا حاصل کرنے کا ذریعہ

حضرت اقدس نے مساجد بیرون کے مستقل لائحہ عمل کے علاوہ یہ تجویز منظور فرمائی ہے کہ تعمیر مسجد جرمنی (جس پر کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا) کے لئے جو دوست کم از کم ۱۵۰/- روپیہ کا عطیہ عنایت فرمائیں گے۔ ان کے اسماء گرامی متعلقہ مسجد میں کسی موزوں جگہ پر انشاء اللہ تعالیٰ کندہ کروائے جائیں گے تا آئندہ آنے والی نسلیں تا قیامت ان کی قربانی پر رشک کرتے ہوئے ان کے لئے دعا گو رہیں۔

جن احباب کو اس میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے ان کی چوتھی قسط درج ذیل ہے ان کی رقوم داخل خزانہ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ حضور اقدس کی خدمت میں ان احباب کی اسم وار فہرست بغرض دعا پیش کر دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام معطی	رقم	کیفیت
(۶۴)	ڈاکٹر حبیب الرحمٰن خانصاحب بذریعہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹی کراچی	۱۵۰/-	
(۶۵)	" امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حبیب الرحمٰن صاحب " "	۱۵۰/-	
(۶۶)	چوہدری عبد المجید صاحب تاجر اسلحہ نیلا گنبد لاہور " "	۱۵۰/-	
(۶۷)	نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد المجید صاحب " " "	۱۵۰/-	
(۶۸)	فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب " " "	۱۵۰/-	
(۶۹)	شیخ نذیر احمد صاحب سرگودھا	۱۵۰/-	
(۷۰)	کیپٹن سلیم احمد صاحب ابن ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب پٹھان رجمنٹ لاہور	۱۵۰/-	
(۷۱)	صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ۲۳ ریس کورس روڈ لاہور	۱۵۰/-	
(۷۲)	مبارک احمد صاحب سول سیکرٹریٹ لاہور	۱۵۰/-	
(۷۳)	مجیدہ بیگم صاحبہ 73-A محمد علی میموریل ہاؤسنگ سوسائٹی برائے والدہ سیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ نواب محمد الدین صاحب مرحوم	۱۵۰/-	
(۷۴)	حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ	۱۵۰/-	
(۷۵)	بابو ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی (دفتر بیت المال) ربوہ	۱۰/-	قسط اول و دوم
(۷۶)	صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ربوہ	۱۵۰/-	
(۷۷)	امۃ الرفیق بیگم صاحبہ بنت بابو عبد الواحد صاحب مرحوم ٹھیکیدار قادیان۔ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب دفتر بیت المال ربوہ (برائے والدین مرحومین) والد بابو عبد الواحد صاحب۔ والدہ بی بی زینب مرحومہ۔	۳۰۰/-	
(۷۸)	ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب بورنیو بذریعہ وکالت مال۔	۱۵۳/۷	
(۷۹)	مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل ملک عبد العلی صاحب چھاؤنی سیالکوٹ۔	۱۵۰/-	
(۸۰)	استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ برائے والد مرحوم ڈاکٹر نبی علی صاحب صابر	۵۰/-	قسط اول
(۸۱)	مائی راجو مرحومہ آف دار الفضل قادیان حال ربوہ	۱۵۰/-	
(۸۲)	مخدوم فاروق صاحب منہاب الدین میانی سرگودھا	۱۵۰/-	
(۸۳)	شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز کوئٹہ	۱۵۰/-	
(۸۴)	حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب بازار پنساریاں سیالکوٹ	۵۰/-	قسط اول
(۸۵)	ڈاکٹر غلام حیدر صاحب ۱۱ نکلسن روڈ لاہور	۳۰۰/-	
(۸۶)	جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار چک 99/6-R ضلع منٹگمری	۱۵۰/-	
(۸۷)	منیر احمد صاحب ولد شیخ سلامت علی صاحب کلاہی گیٹ لاہور	۱۵۰/-	
(۸۸)	زینب النساء بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ بشارت احمد صاحب منڈی بہاء الدین گجرات	۱۵۰/-	
(۸۹)	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی۔ اے وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ	۵۴/- روپے	قسط اول

پاکستان کا سستا کپڑا ہانگ کانگ کی منڈی پر چھا گیا

جنوب مشرقی ایشیا میں پاکستانی کپڑے کی روزافزوں مقبولیت

ہانگ کانگ ۳ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان۔ بھارت اور جاپان کا کپڑا جنوب مشرقی ایشیا میں اس حد تک مقبول ہونے لگا ہے کہ ہانگ کانگ کے صنعت کاروں کے لئے اپنا مال فروخت کرنا مشکل ہو رہا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جو ممالک ہانگ کانگ کی مارکیٹ کو مات دے رہے ہیں وہ اپنا مال نسبتاً ارزاں نرخوں پر فروخت کرتے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستانی کپڑا اس قدر کم قیمت ہے کہ کپڑا بُننے اور رنگنے والے مقامی ساخت کے کپڑے پر اس کو ترجیح دیتے ہیں۔

سوتی ملیں اپنی پیداوار کو کم کر رہی ہیں تاکہ بغیر فروخت شدہ ذخیروں میں مزید اضافہ نہ ہونے پائے۔ اس وقت ۵۰ ہزار ٹن گانٹھیں فاضل پڑی ہوئی ہیں۔ جن کی مالیت ۵ کروڑ ڈالر ہے۔

اس علاقے کے کپڑے کی تجارت میں کمی کی ایک وجہ یہ ہے کہ انڈونیشیا، سیام اور جنوبی ویت نام جیسے ممالک اب خود مکتفی ہو گئے ہیں خیال ہے کہ جب ان تمام ملکوں کے کپڑے کی صنعت ترقی کرنے لگے گی تو سنگاپور کے لئے مقابلہ اور زیادہ سخت ہو جائے گا۔

برطانیہ میں تیل کی تلاش

لنڈن ۴ ر اکتوبر۔ ریگان لنکا شائر کے قریب برطانیہ نے اپنے تیل کے ذخائر کو ترقی دینے کا کام شروع کر دیا ہے۔ یہ کام برٹش پٹرولیم کمپنی نے شروع کیا ہے اور اس مقصد سے کوانورڈ نامی گاؤں میں گہرے کنوئیں کھودنے کا سامان وغیرہ پہنچا دیا گیا ہے۔ کوانورڈ کے ایک قریبی مقام پر برٹش پٹرولیم کمپنی کا ایک کنواں ۱۷ برس سے کام کر رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دوسرے مقام پر بھی اتنی ہی گہرائی پر تیل مل جائے گا۔

تیل کے ماہرین کو یہ توقع نہیں ہے کہ واقعی برطانیہ میں تیل کے اہم ذخائر دریافت ہو جائیں گے۔ اس وقت ملک بھر میں چار مقامات سے کل ۷۰ ہزار ٹن تیل سالانہ نکالا جا رہا ہے۔

اعلان

چوہدری عنایت احمد صاحب اکونٹنٹ میونسپل کمیٹی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری مرحومہ بیوی مسماۃ بلقیس بیگم صاحبہ کے امانتی کھاتہ تحریک جدید میں جو مبلغ -/۶۶ روپے جمع ہیں۔ وہ میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ اس لئے اگر کسی دیگر وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دے دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

قالین بافی کی صنعت کا ترقیاتی منصوبہ

ملتان ۴ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے قالین بافی کی صنعت کو سائنٹفک اصولوں پر ترقی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت اس منصوبے کے تحت قالین بافوں کو سامان بہتر ڈیزائن اور اعلیٰ کوالٹی سے روشناس کرانے اور بیرون ملک میں منڈیاں تلاش کرنے کے سلسلہ میں ہر ممکن امداد دے گی۔ اس ضمن میں صوبے میں قالین بافی کی فیکٹریوں کے اعداد و شمار جمع کئے جا رہے ہیں۔

مصری سویز کمپنی کے ڈائرکٹر کا عزم امریکہ

ایسٹرڈم ۴ ر اکتوبر۔ مصری سویز کمپنی کے ڈائرکٹر ڈاکٹر بہجت بدوی نیویارک جاتے ہوئے یہاں پہنچے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نہر سویز کی فنی ترقی کے بارے میں حکومت امریکہ سے بات چیت کرنے کے لئے جا رہے ہیں انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ امریکی جہاز ران کمپنیوں سے بات چیت کروں گا۔ یہ کمپنیاں ہماری گاہک ہیں اور ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ان کی ضروریات کیا ہیں۔ ڈاکٹر بہجت نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ امریکہ سے فنی ترقی کے لئے مالی امداد حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ امریکہ میں کئی ہفتے قیام کریں گے۔

ڈاکٹر بہجت نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ نہر سے ہر روز چالیس جہاز گزرتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ کی گنجائش ہونی چاہیئے اسی لئے وہ امریکہ جا رہے ہیں۔

درخواست دعا

اخویم محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل لاہور سے جہاں پر وہ تقسیم ملک کے بعد سے مقیم تھے۔ گذشتہ جمعرات کو مستقل رہائش کے لئے ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے جبڑو جونیر کوارٹرز میں فروکش ہیں۔ ان کی باصحت زندگی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

رشید احمد ارشد عفی عنہ ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی کے آخری ایام

(بقیہ صفحہ ۴)

"حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اس ہفتے بدستور علیل رہی ۹ ر فروری دست آنے سے طبیعت بہت نڈھال ہو گئی۔ مگر دوسرے دن افاقہ ہو گیا۔ پہلے پہر آرام ہوتا ہے اور پچھلے پہر خفیف سی حرارت ضعف کا یہ حال ہے کہ بغیر سہارے کے بیٹھنا تو درکنار باوجود سہارے کے خود کو تھام نہیں سکتے"۔ (الحکم ۱۸ر فروری ۱۴ء)

ایک درس کے موقع پر آپ نے فرمایا

"..... پیر تو میں ہوں ہی اور اب تو یہ حال ہے کہ رات گزرے پیشاب کے لئے اٹھا تھا تو سینے کے بل دھڑام سے گر پڑا میرے مولا نے میری حفاظت کی اور اس نے مجھے طاقت بخشی اور میں بہت دیر کے بعد زمین سے اٹھنے کے قابل ہوا پھر ابھی مجھے قے ہو چکی ہے"۔

(الحکم ۱۴ جنوری ۱۴ء)

الفضل مارچ ۱۴ء میں آپ کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ شائع ہوئی

"حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ کھانسی بخار درد پسلی بعض اوقات قے یہ تکلیفیں ہیں کبھی کسی مرض کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ کبھی خدا کے فضل سے افاقہ دن میں کئی کئی بار حالت تبدیل ہوتی ہے ٹمپریچر اتوار کو ۹۵ سوموار کو ۹۷ تھا ضعف بہت ہے۔ اتوار تو صاف طور پر بات بھی نہ کر سکتے تھے...."

الفضل مارچ ۱۴ء

ایسے شدید بیماری اور ضعف کے حملوں کے باوجود آپ خدمت قرآن اور سلسلہ کے دیگر اہم کاموں میں برابر مصروف رہتے ہوئے اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے رہے کہ "خلیفے اللہ ہی بناتا ہے" (خلیفہ اول رض) حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی کو قریب سے دیکھنے والے بھی بخوبی جانتے ہیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ ان دنوں بھی جب کہ بعض بدباطن معترضین آپ پر بڑھاپے اور بیماری کی وجہ سے خلافت کا نااہل (العیاذ باللہ) ہونے کا اعتراض کر رہے ہیں۔ جماعت کی بہبودی اور ترجمہ و تفسیر قرآن مجید کے سلسلہ میں نوجوانوں سے بڑھ کر کام میں مصروف رہتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو بھی عمر و صحت عطا فرمائے تاکہ جہاں ہم حضور کی برکات سے مستفید ہوتے رہیں وہاں معترضین بھی اپنے خیال کی لغویت کو دیکھ دیکھ کر نادم ہوتے رہیں۔

اعانت الفضل

مکرم حیدر علی صاحب پٹواری نہر چک ۳۳۳ ضلع لائل پور دو ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ صاحب موصوف نے مبلغ -/۱۰ روپے دو مستحق احباب کرام کو سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

۲۔ مکرم بشیر احمد صاحب سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا ہے۔ انہوں نے اس خوشی میں -/۵ روپے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال کئے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

(منیجر الفضل)

جداگانہ انتخابات کی صورت میں ہندو مشرقی پاکستان میں غالب آجائیں گے

لاہور کے جلسہ عام میں وزیر اعظم جناب سہروردی کی تقریر

لاہور ۴؍ اکتوبر۔ کل رات موچی دروازہ سے باہر جلسہ عام میں وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جذبات کے بجائے دلائل اور معقولیت سے طریق انتخاب کے مسئلے پر غور کریں۔ آپ نے کہا کئی لوگ کہتے ہیں کہ جو لوگ جداگانہ انتخاب چاہتے ہیں وہ مسلمان ہیں اور جو اس کے خلاف ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ حالانکہ مشرقی پاکستان میں ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں کے انتخابات مخلوط بنیاد پر ہوئے ہیں تو ان پر کسی کو اعتراض نہیں ہوتا۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ اسمبلیوں میں جب بلوں اور متعدد مسائل پر رائے شماری ہوتی ہے تو وہ ہندوؤں مسلمانوں اور عیسائیوں سب کے مشترک ووٹوں سے منظور یا نامنظور ہوتے ہیں لیکن جب اسمبلی کے لئے نمائندے منتخب کرنے کا سوال سامنے آتا ہے تو بعض عناصر مخلوط انتخاب کی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ نے کہا دنیا کے سارے اسلامی ملکوں مثلاً شام، اردن، عراق، مراکش اور تونس میں انتخابات مخلوط بنیادوں پر ہی ہوتے ہیں۔

ایک سوال: یہ طریقہ اسلامی نہیں ہے

مسٹر سہروردی نے کہا کیا ان تمام ممالک کے باشندے مسلمان نہیں ہیں؟ کیا اسلام صرف پاکستان میں رہ گیا ہے؟۔ ابھی ابھی اسلامی جمہوری آئین جو منظور ہوا ہے اس میں درج ہے کہ صدر مملکت سب کے مشترک ووٹوں سے منتخب ہوگا۔ پھر مخلوط انتخاب کا طریقہ یکدم غیر اسلامی کیسے ہوگیا؟ آپ نے کہا اس مسئلہ کا فیصلہ مذہب کے لحاظ سے نہیں بلکہ سیاسی طور پر اور ملک کی بہبود مدنظر رکھ کر ہونا چاہیئے۔ ہر شخص کو اسلام سے عشق ہے اور اس کے لئے جان بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ مگر دنیا کے تمام مسلمانوں کو صرف اس بنا پر کافر نہیں کہہ دینا چاہیئے کہ وہ جداگانہ انتخاب کے حامی نہیں ہیں۔ خود آپ کے جو بھائی مشرقی پاکستان میں ہیں انہیں اسلام سے اتنی ہی محبت ہے جتنی آپ کو ہے۔ پھر کیا آپ چاہتے ہیں کہ وہ مغربی پاکستان سے الگ ہو جائیں گے

آپ نے کہا طریق انتخاب کے مسئلہ کا مغربی پاکستان کے لوگوں پر کوئی زیادہ اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مشرقی پاکستان میں مسلمانوں پر اس کا بہت زیادہ اثر ہے۔

آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں ایک کروڑ ہندوؤں کو ۷۲ نشستیں ملی ہوئی ہیں۔ اور توازن اقتدار ہمیشہ ہندوؤں کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ کیونکہ وہ متحد ہیں۔ مسلمان مختلف پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ یہ وہ اسمبلی ہے جو جداگانہ طریق انتخاب ہی سے منتخب ہوئی ہے۔ اگر یہ نظام جاری رہا تو مشرقی پاکستان میں مسلمانوں پر ہندوؤں کا غلبہ رہے گا۔

آپ نے بتایا کہ ضلع نواکھالی میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی آبادی قریباً برابر ہے۔ اسمبلی میں جداگانہ انتخاب میں مسلمان آدھے اور ہندو سات رکن ہوتے ہیں۔ مگر ڈسٹرکٹ بورڈ کے مخلوط انتخاب میں صرف دو ہندو منتخب ہوئے ہیں اور مسلمان ۲۸۔

مسٹر سہروردی نے کہا "قومی نظریہ صرف ملک کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کے مقصد کے لئے تھا۔ اگر اسے بنیاد بنا یا جائے تو بھارت اور پاکستان کی ساری آبادی کو جداگانہ گروہوں میں بانٹنا پڑے گا۔ پاکستان کے لئے یہ مرا برابر تباہ کن ہوگا"۔ آپ نے کہا پاکستان میں جتنے لوگ رہتے ہیں وہ پاکستانی ہیں خواہ ان کا مذہب کچھ ہی ہو۔ اگر اس قومی نظریہ کو اب بھی فروغ دیا جائے تو کیا آپ اپنے ملک کی تقسیم پر رضامند ہوں گے؟ آپ نے کہا کہ قوم اور مذہب دو مختلف چیزیں ہیں

مسٹر سہروردی نے کہا کہ اگر پاکستان کی سالمیت برقرار رکھنی ہے تو اس ملک میں دو قومیں نہیں ہو سکتیں۔ یہ کہنا بغاوت کے مترادف ہے کہ پاکستان میں دو قومیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مسلمانوں کا قومی جھنڈا علیحدہ ہو اور ہندوؤں کا علیحدہ۔

وزیر اعظم نے کہا "میں جانتا ہوں کہ ہندو جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے حالانکہ غیر منقسم بھارت کے مسلمان جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کرتے تھے۔ ہندوؤں کا دعویٰ ہے کہ وہ مسلمانوں کے ذہنوں کو بخوبی سمجھتے ہیں اگر وہ اپنے لئے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کریں گے تو مسلمان انکار کر دیں گے۔ اور اگر وہ مخلوط انتخابات کا مطالبہ کریں گے تو مسلمان اس پر بھی آمادہ نہیں ہوں گے ان حالات میں ایسا طریقہ اختیار کریں گے کہ انہیں جداگانہ طریق انتخاب مل جائے۔

ہندو دل سے جداگانہ طریق انتخاب کے خواہشمند ہیں اور اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے وہ مخلوط طریق انتخاب کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

آپ نے کہا ہندوؤں نے مخلوط طریق انتخاب میں اقلیتوں کے لئے نشستوں کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن مشرقی پاکستان کے مسلمان اس پر رضامند نہیں ہوئے۔ ہم نے ان سے کہہ دیا کہ انہیں مخلوط طریق انتخاب قبول کرنا ہوگا۔ اور وہ مسلمانوں کے ووٹوں پر اسمبلی کے رکن منتخب ہو سکیں گے۔

کشتی الٹنے سے ساٹھ مسافر ہلاک

ڈھاکہ ۴؍ اکتوبر۔ کھلنا سے موصول ہونے والی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ پیر کی شب ڈیلٹا گھاٹ کے قریب مسافروں سے بھری ہوئی ایک کشتی دریا میں الٹ گئی۔ جس سے قریباً ساٹھ مسافر ڈوب کر ہلاک ہو گئے کشتی میں کل ۸۰ مسافر سوار تھے بیان کیا جاتا ہے کہ دریا کے تیز دھارے کی زد میں آجانے سے ملاح کشتی پر قابو نہ رکھ سکے اور یہ گھاٹ میں لنگر انداز ایک سٹیمر سے جا ٹکرائی۔ ٹکر کے ساتھ ہی کشتی پاش پاش ہو گئی اور تمام مسافر دریا میں جا پڑے۔ بیس مسافروں کو بچا لیا گیا ان میں سے بارہ ہسپتال میں داخل کر دئے گئے ہیں۔ باقی کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل سکا۔

عارضی صلح کمیشن سے علیحدگی کا اعلان

بیت المقدس ۳؍ اکتوبر۔ اسرائیل نے عارضی صلح کے مشترک کمیشن سے علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اردن اور اسرائیل دونوں اس کمیشن کے رکن ہیں۔ علیحدگی کے فیصلے کا اعلان وزیر خارجہ اسرائیل نے بیت المقدس میں کیا۔

مسئلہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(بقیہ صفحہ ۵)

شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا کیا ہیغام صلح اس الہام الٰہی کی صداقت کا انکار کر سکتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کے مطابق حضرت مصلح موعود کی تائید فرمائی اور آپ کے عہد سعادت میں جماعت کو فوق العادت ترقی دے کر اپنی قدرت کا ثبوت دیا۔ اور روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا کہ درحقیقت احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ جسے کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔

اعانت الفضل

عزیز عبد الماجد پسر ملک عبد الحفیظ صاحب چارکول مرچنٹ کراچی بعارضہ بخار بیمار رہا ہے۔ اب بھی کمزوری بہت ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے مکرم ملک عبد الحفیظ صاحب نے پانچ روپے اعانت الفضل کی مد میں خطبہ نمبر کے لئے عطا کئے ہیں جزاھم اللہ تعالیٰ۔

(مینجر الفضل)

بس کے المناک حادثے میں ۲۳ مسافر ہلاک ہو گئے

بوریوالہ ۴؍ اکتوبر۔ کل دہاڑی سے ڈیڑھ میل دور مسافروں سے بھری ہوئی ایک بس الٹ کر نذر آتش ہو گئی۔ اس حادثہ میں ۲۳ مسافر زندہ جل گئے۔ صرف دو مسافروں کی جانیں بچی ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں سی۔ آئی۔ اے کے ایک اسسٹنٹ سب انسپکٹر، تین کانسٹیبل اور دو بچے بھی شامل ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ بوریوالہ بس سروس کی ایک بس کل صبح ساڑھے چھ بجے بوریوالہ سے ملتان روانہ ہوئی۔ ابھی یہ بس بوریوالہ سے بمشکل ڈیڑھ میل دور پہنچی تھی کہ اس نے تیز رفتار کے ساتھ پاکستان ٹرانسپورٹ کی ایک بس سے آگے نکلنے کی کوشش کی اور اسی کوشش میں وہ الٹ گئی اور اسے آگ لگ گئی۔ اس بدقسمت بس میں پولیس کا عملہ اپنے اسلحہ سمیت سوار تھا۔ چند سیکنڈ کے بعد پولیس کی گولیاں اور کارتوس بھی دھماکے سے پھٹ گئے۔

درخواست دعا

برادرم عزیزم ملک جلال الدین صاحب چارکول مرچنٹ کراچی بعارضہ بخار بیمار ہیں بخار کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمادیں

خاکسار ملک محمد عبد اللہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵